

فَلَمَّا آتَيْتَهُ

اسْتَوْقَدَ نَارًا

كَمَلَ الَّذِي

مَثَلُهُمْ

پھر جب اس (آگ) نے روشن کر دیا

جلائی آگ،

اس شخص کی طرح ہے جس نے

ان کی مثال

فِي

وَتَرَكُهُمْ

بِنُورِهِمْ

ذَهَبَ اللَّهُ

مَا حَوْلَهُ

میں

اور چھوڑ دیا انہیں

ان کی روشنی

(تو) چھین لی اللہ نے

جو اس کے ارد گرد تھا

لَا يُبَصِّرُونَ ۚ ۱۷

فَهُمْ

بُكْمٌ

صُمٌ

لَا يَرْجِعُونَ

ظُلْمُتٍ

نہیں لوٹیں گے۔

پس وہ

اندھے ہیں

گونگے ہیں

بہرے ہیں

(کہ) وہ نہیں دیکھتے۔

اندھیروں

محصر شرح

﴿كَمَلَ الَّذِي...﴾ مثلاً منافقین کی پہلی مثال: آگ اور اس سے نکلنے والی روشنی۔ یہ مثال اس طرح سمجھی جا سکتی ہے: جب حضرت محمد ﷺ ہدایت کی روشنی لے کر آئے تو اچھے لوگوں نے اسے قبول کر لیا۔ منافقین نے اپنی بری خواہشات کی بنا پر اسے قبول نہیں کیا، تو اللہ نے ان کی روشنی چھین لی یعنی ان کی سمجھ اور عقل کو چھین لیا اور انہیں گمراہی کے اندر ھیروں میں بھٹکتا چھوڑ دیا۔

﴿صُمٌ بُكْمٌ عُمُّى...﴾ نہ وہ حق سنتے ہیں، نہ حق بولتے ہیں، یہ کچھ منافقین ہیں، ان کے واپس آنے کی کوئی امید نہیں۔

﴿صُمٌ﴾ اور ﴿بُكْمٌ﴾ کے معانی یاد رکھنے کے لیے آسان طریقہ: ﴿صُمٌ﴾ (جو سن نہیں سکتا)، ﴿بُكْمٌ﴾ (جو بول نہیں سکتا) جو عمداً یعنی جان بوجھ کر بہرا، گونگا، اور اندھا بنا رہے تو ایسے انسان سے کوئی امید نہیں کہ حق کی طرف لوٹ آئے۔ کبھی کسی کو ہر گز منافق نہ کہیں کیونکہ دلوں کے حال کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اپنی فکر کیجیے اور خود کی غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔ دوسروں کو مشورہ ضرور دیجیے مگر اس خیال کے ساتھ نہیں کہ آپ ان سے بہتر یا اچھے ہیں۔

اسبق، دعا اور پلان یعنی ان آیات سے کئی اسبق، دعا کیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

مثال: آگ اور اس سے نکلنے والی روشنی

منافقین نے اسلام کی روشنی کو دیکھا لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا،

اللہ نے ان کی روشنی (بصیرت) کو چھین لیا،

گونگا، بہر اور اندھا شخص کبھی بھی حق کی طرف نہیں لوٹ سکتا۔

دعا: اللَّهُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًا وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَأَرِنَا الْجِنَابَةَ اَلِلَّهُ! همیں حق کو حق کے طور پر دکھا اور ہمیں اس کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرم اور ہمیں باطل کو باطل کے طور پر دکھا اور ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرم۔

پلان: میں ہمیشہ اپنے کان، زبان اور آنکھوں کو حق بات سننے، بولنے اور دیکھنے کے لیے استعمال کروں گا۔

اسماء اور افعال جع

اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال یچھ دیے گئے ہیں۔

اسماء (واحد، جمع): مَثَلٌ - أَمْثَالٌ⁺ ، نُورٌ - أَنُورٌ⁺ ، ظُلْمَةٌ - ظُلُمَاتٌ⁺

افعال: افعال کی چھ چاہیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کام کا نام	اسم مفعول	اسم فاعل	فعل امر	فعل مضارع	فعل ماضٍ	تکرار	مادہ	کوڑا
ذَهَاب	-	ذَاهِب	إِذْهَبْ	يَذْهَبْ	ذَهَبْ	37	ذہب	ف
تَرَك	مَتَرْزُوك	تَارِك	أُتْرَكْ	يَتَرَكْ	تَرَكْ	41	ترک	ن
رَجْعَ، رَجْعٌ	مَرْجُوعٌ	رَاجِعٌ	إِرْجَعْ	يَرْجِعْ	رَجَعْ	86	رجع	ض

أَوْ كَصَّيْبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلْمٌ
يَجْعَلُونَ وَرَعْدٌ وَّبَرْقٌ

وَهُذَا لَتَهْ	اور گرج اور چمک	جس میں اندر ہیرے ہوں	آسمان سے	جیسے بارش	یا
----------------	-----------------	----------------------	----------	-----------	----

أَصَابَ عَهُمْ فِي الْأَذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتٍ
بِالْكُفَّارِينَ [19]

کافروں کو۔	اور اللہ کھیرے ہوئے ہے	موت کے ڈر سے،	کڑک کی وجہ سے	اپنے کانوں میں	اپنی انگلیاں
------------	------------------------	---------------	---------------	----------------	--------------

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطُفُ أَبْصَارَهُمْ لَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ

ان پر	چمکتی ہے	جب بھی	ان کی آنکھوں کو،	اچک لے	قریب ہے کہ بجلی
-------	----------	--------	------------------	--------	-----------------

مَشَوْا فِيهِ لَا مَشَوْا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ قَاتُوا عَلَيْهِمْ وَإِذَا أَخْلَمَ

چاہتا اللہ	اور اگر	(تو) کھڑے رہ جاتے ہیں،	اور جب اندر ہیرا چھا جاتا ہے	(تو) وہ چلنے لگتے ہیں اس (کی روشنی) میں،
------------	---------	------------------------	------------------------------	--

لَذَّهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [20]

قادر ہے۔	ہر چیز پر	بیشک اللہ	اور ان کی بصارت کو،	ان کی سماعت کو	تو ضرور چھین لیتا
----------	-----------	-----------	---------------------	----------------	-------------------

محترشرح

﴿أَوْ كَصَّيْبٍ...﴾: متفقین کی دوسری مثال: اندر ہیری رات میں بارش، ساتھ میں گرج، بجلیاں اور زبردست کڑا کے۔

○ یہ مثال اس طریقے سے سمجھی جاسکتی ہے: اسلام بارش کی مانند ہے، اور اسلام کے دشمنوں کی طرف سے ہونے والی سخت مخالفت تاریکی، گرج اور چمک کی طرح ہے۔ متفقین آزمائشوں سے بچنے کی کوششیں کرتے ہیں حالانکہ وہ ان سے بچ نہیں سکتے۔ وہ حق پر عمل کرنے سے ڈرتے ہیں کیونکہ اس میں انہیں مشکل حالات کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔

﴿كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ...﴾: وہ اسلام پر صرف اسی وقت عمل کرتے ہیں جب کوئی بات ان کی خواہش کے مطابق ہو۔ لیکن جب کسی آزمائش یا امتحان کا سامنا ہو یا کوئی قربانی دینا ہو تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

﴿وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ...﴾: اگر اللہ چاہتا تو ان کی دیکھنے اور سننے کی صلاحیتوں کو ختم کر دیتا، کیونکہ انہوں نے حق کو جان لینے کے بعد اس پر عمل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو مہلت دینا چاہتا ہے تاکہ وہ اپنے شکوک و شبہات کو دور کر لیں اور اپنی خواہشات سے کنارہ کر لیں؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دیکھنے اور سننے کی طاقتلوں کو باقی رکھا۔

اسباق، دعا اور پلان

ان آیات سے کئی اسپاق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

منافقین کی دوسری مثال: انہیں رات میں بارش، اور ساتھ میں گرج، بجلی اور زبردست کٹرک۔

» منافقین ہر اس چیز سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں جو ان کے لیے مشکل ہو۔

» وہ صرف آسان بالوں پر عمل کرتے ہیں۔

» اللہ ان لوگوں کو حق کی طرف واپس لوٹنے کا موقع دے رہا ہے۔

دعا: اے اللہ! چاہے کتنے بھی چیلنجز ہوں یا مشکلیں ہوں، مجھے ہر حال میں اسلام کی پیروی کرنے والا بنائیے۔

پلان: ان شاء اللہ! میں آزمائشوں میں صبر سے کام لوں گا۔

اسماء اور افعال

اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء (واحد، جمع) : سماء- سماوات+، ظلمة- ظلمات+، أصبع- أصابع+، أذن- الأذان+، صاعقة- صواعق+، بصر- أبصار+، شيء- أشياء+

أفعال: افعال کی چھ چاپیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کام کا نام	اسم مفعول	اسم فاعل	اسم امر	فعل مضارع	فعل ماض	تکرار	مادہ	کوڈ
جعل	مَجْعُولٌ	جَاعِلٌ	إِجْعَلْ	يَجْعَلُ	جَعَلٌ	346	ج ع ل	ف
حَدَّر	مَحْدُّرٌ	حَادِرٌ	إِحْدَرْ	يَحْدَرُ	حَدِّرَ	10	ح ذ ر	س
حَطَّف	مَحْطُوفٌ	خَاطِفٌ	إِحْطَافٌ	يَحْطُفُ	حَطِّفَ	3	خ ط ف	س
ذَهَاب	-	ذَاهِبٌ	إِذْهَابٌ	يَذْهَبُ	ذَهَبٌ	37	ذ ه ب	ف
مَوْتٌ	-	مَيْتٌ	مُتٌ	يَمُوتُ	مَاتَ	89	م و ت	قا
مَشْيٰ	-	مَاشٍ	إِمْشٰ	يَمْشِي	مَشَى	22	م ش ي	هد
قِيَامٌ، قَوْمَةٌ	-	قَائِمٌ	قُمٌ	يَقُومُ	قَامَ	55	ق و م	قا

يَا إِيَّاهَا النَّاسُ	أَعْبُدُوا رَبَّكُمْ	خَلْقَكُمْ	الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَقَوَّنَ	إِنَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مَاءً مِنَ السَّمَاءِ وَأَنْزَلَ مِنَ الشَّمَاءِ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
اے	لوگو!	جنے	عبادت کرو اپنے رب کی	اور ان لوگوں کو جو پیدا کیا تمہیں
تم سے پہلے تھے،	تاکہ تم	زمین کو	بنایا تمہارے لیے	اور آسمان کو فرش
چھت،	اور نازل کیا	آسمان سے	پانی	پھر نکلا اس کے ذریعہ
رُزْقٌ لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ	لِلَّهِ كَلِمَاتُهُ كَلِمَاتُهُ	اللَّهُ كَلِمَاتُهُ	کوئی شریک	جبکہ تم جانتے ہو۔

محصر شرح

- » **يَا إِيَّاهَا النَّاسُ...**: قرآن ساری انسانیت کے لیے ہے، اس لیے اللہ نے یہ نہیں کہا کہ اے عرب یا اے ایشیا والو! بلکہ کہا، اے لوگو!
- » **أَعْبُدُوا رَبَّكُمْ...**: تخلیق کا مقصد: صرف ایک اللہ کی عبادت یعنی محبت اور خلوص کے ساتھ سچے بندے اور غلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا۔ کیوں؟ اس لیے کہ اسی نے ہم سب کو بہترین انداز میں پیدا کیا ہے۔ ہمارا وجود ہی اس کے ہونے کا ثبوت ہے!
- » عبادت کا نتیجہ؟ **لَعَلَّكُمْ تَتَقَوَّنَ** تاکہ تم گمراہ ہونے سے نج سکو، اللہ کی نار ارضی سے نج سکو، اور آخرت میں آگ سے نج سکو۔ جتنا خلوص کے ساتھ ہم اللہ کی عبادت کریں گے، اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ تقویٰ ہم کو عطا کرے گا۔
- » **الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ...**: اپنے نیچے بچھی ہوئی زمین کو اور اپر بھیلے ہوئے آسمان کو دیکھیے۔ اپر سے برستی بارش کو دیکھیے، پھلوں کو دیکھیے جو خاص طور پر ہمارے لیے بنائے گئے ہیں۔ اگر آم، جام، موز، سیب اور سنترے رائی کے دانے جیسے ہوتے تو ہم کیا کرتے؟ اللہ نے ان کو ایسا بنایا ہے کہ ہمارے ہاتھ میں آ جائیں! ان کی جلد اتنی صاف رکھی ہے کہ ہم اس کو کپڑ سکیں، ان میں خوشبو رکھی کہ ہمیں کھانے میں تکلیف نہ ہو، ان پھلوں میں زبان کے لیے مزہ رکھا ہے کہ ہم مزے سے کھائیں، اتنے نرم بنائے کہ ہم اس کو چبا سکیں! ہر چیز اللہ نے خاص ہمارے لیے بنائی ہے!
- » جب صرف اللہ نے سب کچھ محبت کے ساتھ اور ہمارا خوب خیال رکھ کر بنایا ہے تو ہمیں اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔

اسباق، دعا اور پلان

ان آیات سے کئی اسپاق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

- » قرآن نے تمام لوگوں کو دعوت دی ہے کیونکہ قرآن تمام لوگوں کے لیے ہے۔
- » اللہ کی عبادت کروتاکہ تقویٰ حاصل ہو اور دنیا اور آخرت کے نقصان سے بچو۔
- » ایمان میں زیادتی کے لیے کائنات میں غور و فکر۔
- » شرک مت کرو کیونکہ رزق صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

دعا: اے اللہ! مجھے تیرے پسندیدہ طریقہ پر عبادت کرنے کی توفیق دے اور ہر طرح کے شرک سے میری حفاظت فرم!

پلان: ان شاء اللہ! میں کچھ اوقات کائنات میں غور و فکر پر گزاروں گا اور سائنس کی کتابوں کا مطالعہ کروں گا تاکہ میرے ایمان میں زیادتی ہو۔

اسماء اور افعال

اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء (واحد، جمع) : سَمَاء— سَمَاوَاتٌ+، ثَمَرَة— ثَمَرَاتٌ+، نِدٌ— أَنْدَادٌ+

أفعال: افعال کی چھ چاہیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کوڈ	مادہ	تکرار	فعل مضارع	فعل مضارع ماض	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام
ن	ع ب د	143	يَعْبُدُ	عَبَدَ	أَعْبُدْ	عَابِدٌ	مَعْبُودٌ	عبدۃ
ن	خ ل ق	248	يَخْلُقُ	خَلَقَ	أُخْلُقُ	خَالِقٌ	مَخْلُوقٌ	خلق
ف	ج ع ل	346	يَجْعَلُ	جَعَلَ	إِجْعَلْ	جَاعِلٌ	مَجْعُولٌ	جعل
ن	ر ز ق	122	يَرْزُقُ	رَزَقَ	أُرْزُقُ	رَازِقٌ	مَرْزُوقٌ	رزق
س	ع ل م	518	يَعْلَمُ	عَلِمَ	إِعْلَمْ	عَالِمٌ	مَعْلُومٌ	علم



وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ	مِمَّا	نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا	فَاتُوا بِسُورَةٍ	أَيْكَ سُورَةٍ
شَكٌ مِّنْ	اس سے جو	ہم نے اتارا	اپنے بندے پر	تو لے آؤ
مِنْ دُونِ اللَّهِ شُهَدَاءُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَدِقِينَ	اور بلا لو	اللَّهُكَ عَلَاؤهُ	اپنے مدگاروں کو	اگر تم ہو

[23]

محصر شرح

- ﴿ قرآن کے بارے میں شروع میں ہی اللہ نے کہا کہ لا ریب فیه یعنی کوئی شک نہیں ہے اس میں۔ اب اسی ریب (شک و شبہ) کا ذکر ہو رہا ہے کہ اگر تم کو شک ہو تو اللہ کے علاوہ اپنے گواہوں اور اپنے مدگاروں، سب کو بلا لو اور قرآن کی جیسی کوئی ایک سورت لے کر آؤ۔ ۲۳ ﴾
- ﴿ نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَه رِسَالَتٍ كَذَّكَرَه ہے کہ ہم نے ہمارے بندے پر (یعنی رسول پر) نازل کیا ہے۔ پچھلی آیات میں توحید کا ذکر تھا۔

قرآن - ایک زندہ معجزہ

- ﴿ قرآن میں کئی سائنسی حقائق پیش کیے گئے ہیں جو حال ہی میں دریافت کیے گئے ہیں۔ قرآن کی تاریخی پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ اس میں حیرت انگیز عددي مجزات ہیں۔ ۲۴ ﴾
- ﴿ قرآن ہر قسم کی عربی گرامر کی غلطیوں سے پاک ہے، بلکہ عربی گرامر میں یہ اتنی مضبوط کتاب ہے کہ سارے عربی قواعد اسی کو دیکھ کر بنائے گئے ہیں۔ عربی گرامر میں صرف زبر، زیر، پیش کے فرق سے معانی میں بہت فرق آ جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں عربی کے یہ قواعد اتنے باریک ہوتے ہیں کہ عرب کے بہت سارے پڑھ کر لوگ بھی تقریروں میں گرامر کی غلطیاں کر دیتے ہیں۔ جبکہ حضرت محمد ﷺ نہ پڑھ سکتے تھے اور نہ ہی لکھ سکتے تھے، یعنی آپ کو مضمون تیار کر کے اسے دہرانے کا بالکل موقع نہیں تھا۔ ۲۵ ﴾
- ﴿ ہم کسی موضوع پر ایک منٹ بغیر رُکے اور بغیر آآآ، گُمُم کہہ بات نہیں کر سکتے، کسی عنوان پر کچھ لکھنا ہو تو بار بار اس کی اصلاح کرتے ہیں۔ جبکہ قرآن مجید کا حال یہ ہے کہ بعض وقت قرآن کی کئی بڑی سورت یا کئی آیات ایک ہی بار میں نازل ہوئی ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص جس کو پڑھنا لکھنا نہ آتا ہو، وہ بالکل پر فکٹ مضمون بیان کرے، اور وہ بھی کئی صفحات کا! ۲۶ ﴾
- ﴿ قرآن ہمیں زندگی کا مکمل نظام سمجھاتا ہے جس میں عبادات، حقوق اور قوانین وغیرہ سب کچھ شامل ہیں۔ ۲۷ ﴾
- ﴿ جب آپ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو یہ آپ کو بہت گہرائی میں لے کر جاتا ہے اور انسانی وجود کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ دل و دماغ، احساسات و جذبات وغیرہ سب کو اپیل کرتا ہے۔ ۲۸ ﴾
- ﴿ ۲۹ سال کی مدت تک قرآن نازل ہوتا رہا مگر اس میں بھی کہیں بھی کوئی تضاد نہیں، یعنی اس کے مضامین میں کوئی ٹکراؤ نہیں۔ ۲۹ ﴾
- ﴿ یہی ایک مذہبی کتاب ہے جو تقریباً چودہ سو سال سے اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے۔ یہ وہ واحد کتاب ہے جس کی کروڑوں لوگ تلاوت کرتے ہیں اور لاکھوں لوگ اس کو زبانی یاد کرتے ہیں۔ ۳۰ ﴾

اگر آپ سمجھ کر قرآن کی تلاوت کریں گے تو کیا بوگا!

» جس انسان نے اس پر سب سے پہلے عمل کیا (حضرت محمد ﷺ) وہ تمام مذہبی شخصیات میں سب سے زیادہ کامیاب انسان بن گئے۔ یہ بات مسلمانوں نے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے علمی اداروں نے کہی ہے، مثلاً انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا (گیارہواں ایڈیشن: قرآن کے موضوع پر)

» جن لوگوں نے اس پر عمل کیا وہ پچاس سال کے اندر اندر ساری دنیا کے قائد بن گئے اور تقریباً ہزار سال تک ان کی قیادت باقی رہی۔

» قرآن آپ کو نیکوں کی ترغیب دیتا ہے، آپ میں ہمت و حوصلہ پیدا کرتا ہے، امیدوں کو جگاتا ہے اور اچھے اخلاق، صحیح سمجھ اور روحانیت کی بلندیوں تک لے جاتا ہے۔

» قرآن آپ کو ایک مفکر بناتا ہے۔ دنیا میں آپ کی حیثیت اور آپ کے آنے کے مقصد کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ زندگی کا مقصد واضح کرتا ہے اور اسے کس طرح گزارنا ہے اس کے طریقے بتاتا ہے۔ آپ کو حقیقی خوشی اور سکون بخشتا ہے۔

» قرآن سب سے بہترین کتاب ہے۔ اور سب سے حیرت انگیز بات یہ کہ جس نبی پر قرآن نازل ہوا وہ نہ تو لکھنا جانتے تھے اور نہ پڑھنا، جس مقام پر آپ کی پرورش ہوئی وہ اقتصادی یا سیاسی طور پر دیگر علاقوں سے کثا ہوا تھا، اور تعلیمی طور پر کافی پسمند تھا۔ وہاں نہ کوئی اسکول تھا نہ ہی کوئی کالج یا یونیورسٹی۔ اس وجہ سے اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید صرف اور صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اسباق، دعا اور پلان ان آیات سے کئی اسپاق، دعائیں اور پلان بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

» قرآن کا چیلنج: اس کی طرح کوئی ایک سورت لاو! اگر تم چاہو تو، اس کے لیے اپنے تمام مددگاروں، تحقیق کرنے والوں اور فلسفیوں کو جمع کرو۔

» نبوت کا ثبوت (نَرَأْنَا عَلَى عَبْدِنَا): یعنی اللہ نے فرمایا کہ یہ قرآن ہم نے ہمارے بندے (محمد ﷺ) پر نازل کیا ہے۔

» عَبْدِنَا میں نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار بھی ہے

دعا: اے اللہ! قرآن کے تعلق سے میرے ایمان میں زیادتی فرماؤ اپنی زندگی کو قرآن کی روشنی میں گزارنے میں میری مدد فرماء!

پلان: ان شاء اللہ! میں اللہ تعالیٰ کے اس بیان کو دوسروں تک پہنچاؤں گا۔

اسماء اور افعال اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء (واحد، جمع): عَبْد - عَبَادٌ، سُورَةٌ - سُورَةٌ، شَهِيدٌ - شَهِيدَاءٌ، صَادِقٌ - صَادِقُونَ⁺، صَادِقِينَ⁺

افعال: افعال کی چھ چاہیاں دی گئی ہیں۔ ان کی اچھی طرح سے مشق کیجیے۔

کام کا نام	اسم مفعول	اسم فاعل	اسم امر	فعل مضارع	فعل ماضٍ	تکرار	مادہ	کوڈ
صِدق	مَصْدُوقٌ	صَادِقٌ	أَصْدُقٌ	يَصْدُقُ	صَدَقَ	89	ص د ق	ن
كُون	-	كَائِن	كُنْ	يَكُونُ	كَانَ	1358	ك و ن	قا
إِتْيَان	مَأْتِيٰ	آتٍ	أَتٌ	يَأْتِي	أَتَى	264	أ ت ي	هد
دُعَاء، دَعْوَةٌ	مَدْعُوٌّ	دَاعٍ	أَدْعُ	يَدْعُو	دَعَا	199	د ع و	دع

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا

انسان	جو ایندھن ہو گا اس کا	توڑو آگ سے،	اور تم ہر گز نہ کر سکو گے	تم نہ کر سکو	پس اگر
-------	-----------------------	-------------	---------------------------	--------------	--------

وَعَمِلُوا وَبَشِّرَ الَّذِينَ امْنُوا أَعْدَتْ لِلْكُفَّارِ يَوْمًا حَسَابًا

اور عمل کیے	ان لوگوں کو جو ایمان لائے	اور آپ خوشخبری دیں	کافروں کے لیے۔	(جو) تیار کی گئی ہے	اور پھر،
-------------	---------------------------	--------------------	----------------	---------------------	----------

الصِّلْحَتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّتٌ مِّنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ

نہریں،	ان کے نیچے سے	بہتی ہیں،	باغات ہیں،	کہ ان کے لیے	نیک
--------	---------------	-----------	------------	--------------	-----

كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا هَذَا الَّذِي قَالُوا مِنْ ثَمَرَةِ رِزْقًا

جب کبھی	وہ دیے جائیں گے ان (باغات) میں سے	کوئی پھل	کھانے کے لیے،	(تو) وہ کہیں گے	یہ وہی ہے جو
---------	-----------------------------------	----------	---------------	-----------------	--------------

رُزْقَنَا مِنْ قَبْلٍ فِيهَا وَلَهُمْ مُتَشَابِهًا وَأَتُوا بِهِ فِيهَا

ہم دیے گئے تھے	اس سے پہلے	حالانکہ انہیں دیا گیا اس سے	ملتا جلتا،	اور ان کے لیے	اس میں
----------------	------------	-----------------------------	------------	---------------	--------

أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ حَلِيلُونَ

پاکیزہ بیویاں (ہوں گی)	اور وہ	اس میں	فیہا	وَهُمْ	خَلِيلُونَ
------------------------	--------	--------	------	--------	------------

مختصر شرح

﴿1400﴾ سال سے یعنی جب قرآن نازل ہوا اس وقت سے آج تک کوئی قرآن کے اس چیلنج کا جواب نہیں دے سکا۔

﴿فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا﴾: حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں عرب کے لوگ عربی لغت کی فصاحت و بلاعنت کے ماہر جانے جاتے تھے۔ اسلام کی دعوت کو روکنے کے لیے انہوں نے جنگیں تک کی مگر وہ قرآن کے مقابلے میں کوئی ایک سورت بھی نہ لاسکے۔ اگر وہ کر سکتے تو اسی وقت کر لیتے اور انہیں جنگوں میں اپنی جانوں کو پیش کرنا نہ پڑتا، اتنی مشکلات سے گزرنا نہ پڑتا!

﴿وَقُودُهَا النَّاسُ...﴾: آگ لکڑی وغیرہ سے جلائی جاتی ہے مگر جہنم کی آگ میں انسان خود ایندھن ہو گا یعنی اس کے جسم کا ذرہ ذرہ جل اٹھے گا جس سے تکلیف بہت بڑھ ہو جائے گی۔ وہاں پر پھر بھی ایندھن ہوں گے۔ یہاں پر جن پھر وہ کاذکر ہے شاید اس سے مراد بت ہیں۔ ان بتوں کو دیکھ کر انسان کو بہت زیادہ تکلیف ہو گی کہ ان جھوٹے بتوں کی عبادت ہی کی وجہ سے میں اس آگ میں جل رہا ہوں۔

﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ...﴾: خوشخبری ان کے لیے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے۔ یہ دونوں بہت اہم ہیں۔ ایمان اور نیک عمل والوں کو اللہ بہت سی نعمتوں سے نوازے گا۔ انہیں عزت دے کر جنت عطا کرے گا۔ جنت میں ان کے لیے محلات و نہریں، ہر قسم کے کھانے ہوں گے۔